فصل الخطاب

في تاريخ شهادة عمر بن الخطاب

تحقیق

سید حسنین شاہ بخاری

بااہتمام

عالمی جماعتِ حیدر کرار

اس مختصر سے مقالہ میں امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی تاریخ شھادت کے تعین کیلیئے دو (۲) مختلف نوعیت کے ثبوت اور دلائل سے استدلال کیا جائے گا۔جس کے نتیجہ میں یقین کی حد تک اصل تاریخ کی نشاندہی ہوجائے گی اور ان شاء اللہ اس بحث کا خاتمہ ہوجائے گا،خصوصاً علمائے کرام اور دیگر تعلیم یافتہ طبقات کیلیئے۔مندرجہ ذیل جدید تحقیق سے یہ ثابت ہوجائے گا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تاریخ شھادت نہ 26 ذوالحجہ ہے اور نہ ہی یکم محرم الحرام بلکہ اصل تاریخ 28 ذوالحجہ ہے۔

عمومی پس منظر

اس قسم کے مسائل پر لوگوں نے مضامین اور کتابچے لکھے ہیں اور افسوس کہ کچھ عرصہ سے یہ روش چل نکلی ہے کہ جب بھی اسلامی کیلنڈر میں اھل البیت علیھم السلام سے منسوب ایام آتے ہیں تو ان متبرک ایام کو کسی نہ کسی حربے سے متنازع بنایا جاتا ہے چاہے ولادت و شھادت کے دن ہوں یا کوئی اور اہم تاریخی واقعہ ہو۔

اس گروہ جدید کا طریقہ واردات دو (۲) طرح کا ہے؛

(۱) پہلے شیعہ سے تشبہ کہہ کر طعن و تشنیع کی جاتی ہے حالانکہ کہ وھابیہ کے مقابل میں انکا اپنا مابہ الامتیاز جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ سلم بھی شیعہ کا ہی شروع کردہ ہے اور یہ بات مسلمات میں سے ہے۔یہ گروہ خود گلی گلی قریہ قریہ اہتمام سے جلوس نکالیں تو شیعہ سے تشبہ نہیں ہوتا؟!اور ساتھ میں یہ بھی تحقیق کرلیں کہ 27 رجب کو معراج شریف کی تاریخ انہوں نے کہاں سے لی ہے؟

تشبہ تو برے کام میں منع ہے نہ کہ عمل خیر میں ممانعت ہے۔انکے اس رویے کے متعلق صرف یہ کہہ کر آگے چلتے ہیں کہ؛

"ہاتھی کے دانت کھانے کے اور، دکھانے کے اور"

(۲) اور دوسرا طریقہ واردات یہ ہے کہ اھل بیت علیھم السلام سے منسوب ایام میں کسی دوسری برگزیدہ ہستی کا دن منانے پر اصرار کیا جاتا ہے حالانکہ وہ خلاف واقعہ تاریخ ہوتی ہے لیکن انکا مقصد صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کا ذکر نہیں بلکہ اھل البیت علیھم السلام کے ذکر کی اہمیت کو کم کرنا ہے اور امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ سلم کی اھل البیت علیھم السلام سے والہانہ محبت میں تخفیف اور قدغن کے اسباب مہیا کرنا ہے۔ورنہ حقائق سے منافی ترجیحات سے اور کیا سمجھا جائے؟

کچھ لوگ تو اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ اپنے ٹی وی چینل پر نویں محرم شریف کی رات کو فیضانِ معاویہ کا پروگرام کرتے ہیں۔

میرے خیال میں تو انکا پروگرام ہی یہ ہے کہ پس پردہ اسکی آڑ میں فتنہ برپا کیا جائے اور بظاہر صحابہ کا رڈ کھیلا جائے۔

خصوصی پس منظر

جونہی محرم شریف کا آغاز قریب ہوتا ہے تو یہ بحث چھڑ جاتی ہے کہ امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی شھادت مبارک یکم محرم کو ہوئی یا ذوالحجہ میں ہوئی۔ اور پھر اس پر جانبین سے استدلال دیے جاتے ہیں۔قاعدہ یہی ہے کہ جس مہینے یا دن شھادت ہوئی اسی دن منانی چاہیے نہ کہ اس لیے زبردستی یکم محرم الحرام کو منانے پر زور دینا چاہیے کیونکہ یہ ماہِ مبارک منسوب ہے شھید کربلا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ اور کہیں آغازِ محرم کربلا کی طرف سفر کرنے والوں کیلیئے مخصوص نہ ہوجائے اور نئے سال کا آغاز کہیں اھل بیت علیھم السلام کے

ذکر سے نہ ہو جائے اور کسی نہ کسی پینترے سے مسلمانوں کے محبت بھرے جذبات کی اس حوالے سے تخفیف کی جائے۔ میرے علم کے مطابق یہ کام بشکل جلوس پہلے نواصب کے اک تکفیری گروہ نے شروع کیا اور اب اسکا پرچم بریلویوں میں عام کیا جا رہا ہے۔

مؤرخین نے اس سلسلے میں تمام انفارمیشن لکھ دی ہے اور اس بات پر سب متفق ہیں کہ 26 ذوالحجہ کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ابولؤلؤ نے زخمی کیا اور پھر صیغہ تمریض سے **"قیل"** کے ساتھ لکھتے ہیں یعنی یہ بات کمزور ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تدفین یکم محرم کو ہوئی مثلاً امام ابن اثیر جزری کی الکامل فی التاریخ میں سن 23 ھجری کے آخر کے حالات میں دیکھ لیں۔

اوّل تو یہ لوگ جتنے بھی حوالہ جات لہرا لہرا کر تقریریں میں بیان کرتے ہیں اور یکم محرم الحرام کو شھادت ثابت کرتے ہیں وہ کتر و بیونت سے کام لیتے ہیں اور **"قیل"** کو حلوے کی طرح کھا جاتے ہیں۔ اسکے باوجود جنہوں نے یکم محرم الحرام کی تاریخ لکھی وہ **"یوم تدفین"** لکھتے ہیں نہ کہ یوم شھادت۔ اگر یومِ تدفین ہی منانا ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کا **وصال مبارک** 12 ربیع الاول کو ہوا لیکن **"تدفین"** 14 ربیع الاول کو ہوئی تو پھر ہمیں یوم تدفین منانا چاہیے؟!

ابھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم سرکار کی تدفین شریف نہیں ہوئی تھی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب کر دیئے گئے۔ کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین امر خلافت اسلامیہ کو بلا تاخیر لازم سمجھتے تھے اور اسی طرح دیگر خلفائے راشدین کیلئے بھی یہی بات قرین قیاس ہے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بیعت بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تدفین سے پہلے والی روایات معتبر سمجھی جانی چاہیں کیونکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خلافت ہی اسی شرط پر دی گئی کہ وہ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی سنت پر عمل کریں گے۔

بہر حال، تقریباً تمام ایام جو اہل البیت علیھم السلام کی طرف منسوب ہیں، آپ دیکھیں گے کہ کسی نہ کسی طرح ان ایام کو متنازع بنایا جاتا ہے۔ اسکی اک طویل تفصیل ہے جو فی الحال اس مختصر مضمون کا حامل نہیں۔

کچھ لوگ تو تحقیق کا خون اس طرح کرتے ہیں کہ حدیث کے اصول، تاریخ میں لگاتے ہیں حالانکہ یہ اک الگ ڈسپلن ہے اسکے اپنے اصول ہیں۔ اگر یہی مسئلہ ہم کتب حدیث میں تلاش کریں تو ہمیں صحیح بخاری سے بھی زیادہ قوی ثلاثی سند کے ساتھ **الموطأ** امام مالک بن انس میں تصریحاً نص ملتی ہے کہ امام مالک فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ سعید بن المسیب نے کہا کہ **فما انسلخ ذو الحجة حتى قتل عمر** **(ترجمہ)** ابھی ذوالحجہ ختم نہیں ہوا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے۔ یہ روایت اس سلسلے میں تمام روایتوں سے کتابا قدیم ہے اور سند کے لحاظ سے ارفع و اعلیٰ ہے۔ اس میں صاف طور پر وقوع شھادت ماہ ذوالحجہ میں ہوئی اور روایت کرنے والے تابعین میں بہترین قرار دیئے گئے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک تھے جیسے طبقات ابن سعد میں اسکا عندیہ ہے۔

کسی بھی اعتدال مزاج رکھنے والے شخص کیلئے یہ کافی تھا اور تاریخ پر حدیث کی روایات کو ترجیح دینے والوں کے اصول کے عین مطابق ہے لیکن اللہ تعالیٰ برا کرے تعصب و سیاست کا کہ حق بات پھر بھی یہ لوگ نہیں مانتے اور سال کا آغاز کرنے کیلئے، کیلنڈر پر یکم محرم شھادت عمر فاروق رضی اللہ عنہ لکھنے کے واسطے حقائق سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔

تحقیق جدید

اس پس منظر کے بعد اب ہم آپکی خدمت میں دو طرح کے دلائل، دو مقامات میں عرض کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت دراصل کب ہوئی۔

مقدمہ اوّل

پہلے ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اصل تاریخ کے تعین کیلئے ادلہ نقلیہ سے استدلال پیش کرتے ہیں۔ اور تمام ادلہ کے حوالہ جات مضمون کے آخر میں علی الترتیب بصورت عکس کتب لگادیں گے تاکہ آپ خود اصل بات دیکھ سکیں۔

امام ابن ابی عاصم المتوفی ٢٨٧ھ اپنی کتاب **الآحاد و المثاني** اور امام طبرانی المتوفی ٣٦٠ھ اپنی کتاب **المعجم الكبير** میں ثقہ ثابت تابعی جناب عبدالرحمن بن یسار سے رجالہ ثقات سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں: **شهدت موت عمر بن الخطاب رضي الله عنه فانكسفت الشمس يومئذ (ترجمه)** میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اس دن سورج کو گرہن لگا تھا۔ اور امام ابن ابی شیبہ المتوفی ٢٣٥ھ اپنی کتاب **المصنف** میں اور امام حاکم المتوفی ٤٠٥ھ اپنی کتاب **المستدرك** میں ثقہ ثابت تابعی جناب معدان بن ابی طلحہ سے روایت کرتے ہیں: **أصيب عمر رضي الله عنه يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذي الحجة (ترجمه)** حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قاتلانہ حملے میں بروز بدھ زخمی کیا گیا جبکہ ذوالحجہ کے اختتام میں ابھی چار (٤) روز باقی تھے۔

کچھ مؤرخین لکھتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بدھ کے روز شہید ہوئے لیکن دوسرے راوی کہتے ہیں کہ دراصل بدھ کے روز آپکو زخمی کیا گیا اور تین روز بعد آپکی شہادت واقع ہوئی۔

امام ابونعیم الاصفہانی المتوفی ٤٣٠ھ اپنی کتاب **معرفة الصحابة** میں روایت کرتے ہیں کہ **أن عمر طعن فمكث ثلاثا في طعنته ثم توفي فصلى عليه صهيب (ترجمه)** حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا اور پھر تین دن میں زخموں کی تاب نہ لاکر شہید ہوگئے۔

اب چونکہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ بدھ کی صبح، فجر کی نماز میں قاتلانہ حملے میں زخمی ہوئے لہٰذا بدھ کا ایک دن، جمعرات کا دوسرا دن اور پھر جمعہ کا تیسرا دن کی دوپہر کو شہید ہوئے یعنی جمعہ کے دن آپکی شہادت ہوئی۔ بہرحال، یہ بات اگلے مقدمہ میں واضح ہوجائے گی۔

اب تک ہمیں ان روایات سے معلوم ہوا کہ عینی شاہد کے مطابق جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اس دن سورج کو گرہن لگا حجاز مقدس کے علاقے میں اور پھر یہ معلوم ہوا کہ بدھ کے دن زخمی ہوئے کہ جب چار دن باقی تھے ماہ ذوالحجہ میں اور یہ کے زخم لگنے کے تین دن بعد شہید ہوگئے یعنی ذوالحجہ میں ہی شہید ہوئے۔

مقدمہ ثانی

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے کہ **الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ** سورج اور چاند اک مقررہ حساب سے چل رہے ہیں۔ کائنات میں سیارے اور ستارے اک طے شدہ گردش میں ہیں اور اس میں کوئی بے ترتیبی یا چانس کی گنجائش نہیں ہے۔

اسی بات پر سائنسدانوں اور منجمین کا اتفاق ہے لہٰذا سورج گرہن ہو یا چاند گرہن ہو، سائنسدان اور منجمین اک حساب اور کتاب کے تحت یہ بتا سکتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ سورج کو گرہن آئندہ کب لگے گا یا ماضی میں کب سورج گرہن لگا تھا۔ یہ ہمارے مشاہدے اور تجربہ میں ہے کہ نیوز میں اکثر بہت پہلے بتایا جاتا ہے کہ فلاں دن فلاں ملک میں سورج گرہن لگے گا بلکہ منٹ وسیکنڈ بھی بتاتے ہیں کہ مثلاً چھ بج کر دس منٹ اور پچاس سیکنڈ میں سورج یا چاند گرہن لگے گا۔

سورج گرہن تب لگتا ہے کہ جب چاند، زمین اور سورج کے درمیان آجاتا ہے اپنی روٹین میں تو جس علاقے میں ایسا ہوتا وہاں گرہن لگتا ہے۔ یہ مطلقاً اک حساب اور کتاب سے ہوتا ہے۔

اسی طرح کیونکہ کے یہ اک حساب کا عمل ہے تو منجمین اور سائینسدان نہ مستقبل کے دو ہزار سال بعد آنے والے گرہن کا بعینہ وقت اور علاقہ بتا سکتے ہیں بلکہ اسی طرح ماضی کے ہزاروں سال پہلے بھی بتا سکتے ہیں کہ کب سورج یا چاند گرہن کس علاقے میں لگا۔

اس وقت دنیا میں سب سے بڑا اور بہترین ادارہ جو خلا میں ریسرچ کرتا ہے اور سیاروں اور ستاروں کے متعلق سائینسی تحقیق کرتا ہے اور جنہوں نے چاند پر ساٹھ کی دھائی میں لوگ بھیجے۔ اس ادارے کا نام ہے NASA اور مشہور ادارہ ہے کہ جن کا سالانہ بجٹ تقریباً 23 بلین ڈالر ہے۔ جو دنیا کے متعدد ملکوں کے سالانہ بجٹ سے بھی زیادہ ہے۔ ناسا کی Eclipse کی ویب سائٹ ہے کہ جہاں ماضی میں یا مستقبل میں سورج گرہن وغیرہ کی یقینی سائنسی معلومات ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو دیکھ لیں کہ آپکے علاقے میں اگلا سورج گرہن کب لگے گا اور پھر اس دن اور وقت آپ اسکا مشاہدہ بھی کر لیں۔ اس ویب سائٹ میں اگر آپ دیکھیں کہ کیا جیسے روایت میں آیا ہے کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شھادت ہوئی اس دن حجاز میں سورج گرہن لگا تھا تو آپکو پتہ چلے گا کہ بالکل سورج کو گرہن لگا تھا۔

یعنی آج سے بارہ سو سال پہلے روایت صیحہ میں آیا ہے کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اس دن سورج کو گرہن لگا تھا۔ جب ہم نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ حجاز مقدس میں 5 نومبر 644 عیسوی کو سورج گرہن لگا تھا اور جب اس تاریخ کو ھجری میں تبدیل کریں تو معلوم ہوگا کہ وہ جمعہ کا دن تھا اور 28 ذوالحجہ کی تاریخ تھی اور سن 23 ھجری تھا۔ **سبحان اللہ!**

یہ لنک دیکھیں ناسا کی وہب سائٹ کا کہ جہاں سورج گرہن حجاز مقدس میں بتاریخ 644:11:05 لگا تھا؛

https://eclipse.gsfc.nasa.gov/SEsearch/SEsearchmap.php?Ecl=06441105

5 نومبر 644 عیسوی کو ھجری میں اس لنک یا کسی لنک پر کنورٹ کریں تو معلوم ہوگا کہ وہ دن 28 ذوالحجہ بروز جمعہ مبارک تھا۔

http://www.muslimphilosophy.com/ip/hijri.htm

انکے اصل سکرین شاٹ فوٹو بھی آخر میں ملاحظہ فرمالیں؛

ANNULAR SOLAR ECLIPSE OF 644 NOVEMBER 05

Interactive Eclipse Path Using Google Maps

*Your web browser must have Javascript turned on. The following browsers have been successfully tested with **Google Maps**:*

- **Macintosh** - Firefox 3.5+, Chrome 4+, Safari 4+, Opera 10.5+
- **Windows** - Firefox 3.5+, Chrome 4+, Explorer 8+, Opera 10.5+
- **Linux** - Firefox 3.5+, Chrome 4+
- **iOS** - Safari Mobile 4+, Chrome 25+, Opera Mini 5+
- **Android** - Android 2.3+, Firefox 19+, Chrome 25+

Introduction

This map shows the path of the solar eclipse across Earth's surface. The northern and southern path limits are blue and the central line is red. The four-way toggle arrows (upper left corner) are for navigating around the map. The zoom bar (left edge) is used to change the magnification. The two buttons (top right) turn on either a map view, a terrain view, a satellite view or a hybrid map/satellite view.

Map centered on (latitude, longitude): (28.8793° N, 39.0668° E)
Cursor position (latitude, longitude):
Distance from last:

Show marker on click
Clear Markers
Large map
Eclipse Times in Popup

See Eclipse Data, including the Besselian elements, for the 644 November 05 solar eclipse.

Click anywhere on the map to calculate eclipse times there.
For more information, see Instructions.

Islamic Philosophy Online

PHILOSOPHIA ISLAMICA

Conversion of Hijri A.H. (Islamic) and A. D. Christian (Gregorian) dates

Today | < Century > | < Year > | < Month > | < Day >

	Month	Day	Year
Gregorian	November -11 ▼	5 ▼	644
Islamic	Dhu'l Hijja -12 ▼	28 ▼	23

Day of the week: Friday Julian Day: 1956588

Source: Institute of Oriental Studies: Zurich University

N.B. This was tested on I.E, Safari, Firefox and Chrome Browsers.

نتیجہ تحقیق

اب منصف مزاج علمائے کرام اور صاحبان فہم وفکر کیلئے تو یہ مسئلہ روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا ہو گا کہ امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت نہ 26 ذوالحجہ کو ہوئی اور نہ ہی یکم محرم الحرام کو ہوئی بلکہ صحیح تاریخ 28 ذوالحجہ ہے اور اسی کو امام مالک نے روایت صحیحہ سے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ذوالحجہ میں ہوئی۔

مقدمہ اوّل میں روایت صحیحہ سے نقلی دلائل میں آپنے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت عبدالرحمن بن یسار فرماتے ہیں کہ میں گواہ ہوں کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اس دن سورج کو گرہن لگا تھا اور پھر دیگر روایات میں ہے کہ وہ دن بدھ کا تھا اور ذوالحجہ کے ابھی چار دن باقی تھے اور ضربت کے تین دن بعد جناب عمر فاروق کی شہادت ہوئی اور ضربت فجر کی نماز میں لگی لہٰذا وہ دن اور ستائیس کا دن اور پھر تیسرے دن یعنی 28 ذوالحجہ بروز جمعہ کو شہادت واقع ہوئی۔

مقدمہ ثانی میں آپنے عقلی اور سائنسی دلیل سے ملاحظہ کیا کہ سورج گرہن جمعہ کے دن 28 ذوالحجہ کو لگا اور یہ یقینی علم کی بنیاد پر ان روایات صحیحہ کی تائید وتوثیق ہے اور سب سے اہم بات یہ کہ مستشرقین کو اس بات کا جواب بھی ہے جو احادیث مبارکہ کی اسناد کو شک وشبہ سے دیکھتے ہیں۔ اس دلیل نے انکا بھی منہ بند کر دیا کہ اسناد کی توثیق سائینسی حقائق بھی کر رہے ہیں۔ جو چیز بارہ سو سال پہلے لکھی گئی اور مصنف تک پانچ روایوں تک پہنچی لیکن جوانہوں نے روایت کیا وہ حق اور سچ تھا۔

آج سے پہلے شہادت عمر رضی اللہ عنہ کی تاریخ کے متعلق دو گروہ تھے ایک 26 ذوالحجہ کو شہادت کا قائل تھا اور دوسرا یکم محرم الحرام کے دن شہادت کا قائل تھا لیکن اب یہ بات یقینی طور پر ادلہ نقلیہ اور ادلہ عقلیہ یعنی سائنسی دلیل سے ثابت ہو گیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت 28 ذوالحجہ بروز جمعہ مبارک ہوئی۔

آیئے اب ان جھگڑوں سے نکل کر صمیم قلب سے اس کربلا کے شہسوار کو خراج عقیدت وتحسین پیش کریں۔

شاہ است حسین، بادشاہ است حسین
دین است حسین، دین پناہ است حسین
سر داد، نداد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ است حسین

احقر العباد

سید حسنین بخاری

یکم محرم الحرام ۱۴۴۲ھ

فہرست حوالہ جات

۱)الموطأللامام مالك بن انس

۲)اوجز المسالک لکاندهلوي

۳)الآحادو المثاني لابن ابي عاصم

۴)المعجم الكبير للحافظ الطبراني

۵)المصنف لابن ابي شيبة

۶)المستدرك للامام الحاكم نيشبوري

۷)معرفة الصحابة لأبي نعيم الاصبهاني

۸) www.eclipse.gsfc.nasa.gov

۹) www.muslimphilosophy.com

عکس ملاحظہ ہوں....

۱) مؤطا امام مالک بن انس

الموطأ

لإمام الأئمة وعالم المدينة

مَالِك بن أنس رَضِيَ اللهُ عَنه

١٠ — حدثني مالك عن يحيى بن سعيد، عن سعيد بن المسيب؛ أنه سمعه يقول: لما صدر عمر بن الخطاب من منى، أناخ بالأبطح. ثم كوم كومة بطحاء. ثم طرح عليها رداءه واستلقى. ثم مد يديه إلى السماء فقال: اللهم كبرت سني. وضعفت قوتي. وانتشرت رعيتي. فاقبضني إليك غير مضيع ولا مفرط. ثم قدم المدينة فخطب الناس، فقال: أيها الناس. قد سنت لكم السنن. وفرضت لكم الفرائض. وتركتم على الواضحة. إلا أن تضلوا بالناس يمينا وشمالا. وضرب بإحدى يديه على الأخرى. ثم قال: إياكم أن تهلكوا عن آية الرجم. أن يقول قائل لا نجد حدين في كتاب الله. فقد رجم رسول الله ﷺ، ورجمنا. والذي نفسي بيده، لولا أن يقول الناس: زاد عمر بن الخطاب في كتاب الله تعالى، لكتبتها (الشيخ والشيخة فارجموهما ألبتة) فإنا قد قرأناها.

قال مالك: قال يحيى بن سعيد: قال سعيد بن المسيب: فما انسلخ ذو الحجة حتى قتل عمر. رحمه الله.

قال يحيى: سمعت مالكا يقول: قوله الشيخ والشيخة، يعني الثيب والثيبة. فارجموهما ألبتة.

***

١٠ — (أناخ) أي راحلته. (كوم) أي جمع. (كومة) أي قطعة. (بطحاء) أي صغار الحصى. أي جمعها وجعل لها رأسا. (سني) أي عمري. (انتشرت) كثرت وتفرقت. (غير مضيع) لما أمرتني به. (ولا مفرط) أي متهاون به. (على الواضحة) أي على الطريق الظاهرة التي لا تخفى. (فقد رجم رسول الله ﷺ) أمر برجم من أحصن، ماعز والغامدية، واليهودي واليهودية. (الشيخ والشيخة) إذا زنيا. (ألبتة) أي قطعا. (فما انسلخ) أي مضى.

ترجمہ: امام مالکؒ نے فرمایا: یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ سعید بن مسیب نے فرمایا: ''پھر ذی الحجہ کا مہینہ نہ گزرا تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے۔''

(۲) اوجز المسالک

أوجز المسالك

إلى

موطأ مالك

الجزء الخامس عشر

تأليف

الإمام المحدّث

محمد زكريا الكاندهلوي المدني

المتوفى سنة ١٤٠٢هـ

اعتنى به وعلّق عليه

الأستاذ الدكتور تقي الدين الندوي

طُبع هذا الكتاب على نفقة سُموّ الشيخ سُلطان بن زايد آل نهيان

نائب رئيس مجلس الوزراء لدولة الإمارات العربية المتحدة

قَالَ مَالِكٌ: قَال يَحْيىٰ بْنُ سَعِيدٍ: قَال سعيدُ بْنُ الْمُسيِّب: فَمَا انْسَلَخَ ذُو الْحِجَّةِ حَتَّى قُتل عُمرُ.

قَالَ يَحْيىٰ: سَمِعْتُ مالكا يقُولُ: قَوْلُهُ الشَّيْخُ والشَّيْخةُ، يعْنِي الثَّيِّبَ ....

قلت: اثنتين أو ثلاثاً وسبعين آية، قال: كان يُوازي سورة البقرة، أو أكثر، وكنا نقرأ فيها «الشيخ والشيخة، إذا زنيا فارجموهما»، أخرجه عبد الله بن أحمد، وصحّحه ابن حبان والحاكم، كذا في «المحلى».

وأخرج السيوطي في «الدر»[(١)] بنحو ذلك عن حذيفة عن عمر برواية ابن مردويه، وقال: أخرج عبد الرزاق في «المصنف» والطيالسي وعبد الله بن أحمد، في «زوائد المسند» والنسائي والدارقطني في «الأفراد» والحاكم[(٢)] وصححه، وغيرهم عن زرٍّ قال لي أبيّ بن كعب: كيف تقرأ سورة الأحزاب أو كم تعُدُّها؟ قلت: ثلثا وسبعين آية، فقال أبيٌّ: قد رأيتُها وأنها لتعادل سورة البقرة أو أكثر من سورة البقرة، ولقد قرأنا فيها «الشيخ والشيخة إذا زنيا فارجموهما ألبتة نكالاً من الله والله عزيز حكيم»، فرفع منها ما رفع.

(قال يحيى بن سعيد) الأنصاري المذكور **(قال سعيد بن المسيب)** المذكور في أول السند **(فما انسلخ)** أي لم يمض **(ذو الحجة)** أي الشهر الذي خطب في آخره عمر ـ رضي الله عنه ـ هذه الخطبة **(حتى قُتل)** ببناء المجهول **(عمر)** ـ رضي الله عنه ـ شهيداً بيد أبي لؤلؤة فيروز النصراني، عبدٍ لمغيرة بن شعبة ـ رضي الله عنه ـ.

قال الحافظ في «التهذيب»[(٣)]: قُتِلَ يومَ الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة، وقيل: لثلاث سنة ٢٣ هـ.

(قال مالك: قوله) في الآية المذكورة **(الشيخ والشيخة يعني)** بهما **(الثيب**

(١) «الدر المنثور» (٦/ ٤٩٢).
(٢) «المستدرك» (٤/ ٣٥٩).
(٣) «تهذيب التهذيب» (٧/ ٤٤١).

ترجمہ: (یحییٰ بن سعید) انصاری مذکور نے کہا کہ (حضرت سعید بن مسیب) مذکور نے سند کے اول میں فرمایا: فَمَا انْسَلَخَ یعنی نہیں گزرا تھا (ذوالحجہ) یعنی وہ مہینہ جس کے آخر میں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خطبہ دیا تھا (یہاں تک کہ آپ کو شہید کر دیا گیا) ''قُتِلَ''، صیغہ مجہول ہے، (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابولؤلؤ فیروز نصرانی کے ہاتھوں۔

حافظ ابن حجر نے التہذیب میں کہا: آپ کو بدھ کے دن شہید کیا گیا ابھی ذی الحجہ کے چار راتیں باقی تھیں۔ میں کہا: ذی الحجہ اور کہا گیا ہے: سنہ ۲۳ ہجری تھا۔

الآحاد والمثاني

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن عمرو
ابن أبي عاصم الضحاك بن مخلد الشيباني
المتوفى ٢٨٧ هـ

قرأه وعلّق عليه
الدكتور يحيى مراد

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

أبعد قتيل بالمدينة أصبحت ... له الأرض تهتز العضاه بأسوق

فمن يسع أو يركب جناحي نعامة ... ليدرك ما قدمت بالأمس يسبق

قضيت أمورًا ثم غادرت بعدها ... نوائح في أكمامها لو تفتق

وما كنت أخشى أن تكون وفاته ... بكفي سبنًا أزرق العين مطرق

– حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة، نا عبد الله بن إدريس عن ليث، عن معروف ابن أبي معروف بالموصل قال: لما أصيب عمر ﷺ سمع صوت:

ليبك على الإسلام من كان باكيا ... فقد أوشكوا هلكى وما قدم العهد

وأدبرت الدنيا وأدبر خيــرها ... وقد ملها من كان يوقن بالوعد

– حدثنا أبو سعيد الأشج، نا يحيى بن واضح المزوري، نا شيخ كان يختلف معنا إلى محمد بن إسحاق قال: لما أصيب عمر ﷺ سمع صوت من الجن:

تبكين نساء الجن يبكين شجيات ... ويخمشن وجوها كالدنانير نقيات

ويلبسن ثياب السود بعد القصبيات

– حدثنا محمد بن المثنى، نا عبد الوهاب، نا يحيى بن سعيد قال: سمعت سعيد ابن المسيب يقول: لما صدر عمر ﷺ عن منى أناخ بالأبطح ثم كوم من كوم بطحاء ثم طرح عليها طرف ثوبه ثم مد يديه إلى السماء فقال: اللهم كبرت سني وضعفت قوتي وانتشرت رغبتي فاقبضني إليك غير مضيع ولا مقصر، ثم قدم المدينة فما انسلخ شهر ذي الحجة حتى طعن.

– حدثنا علي بن حسن، نا أمية بن خالد، نا شعبة عن أبي جوزة، عن سويد، عن قدامة قال: حججت في العام الذي قتل فيه عمر ﷺ فسمعته يقول: رأيت كأن ديكًا أحمر نقرني نقرة أو نقرتين فما كان إلا جمعة حتى أصيب.

– حدثنا يوسف بن موسى، نا سلمة بن الفضل، نا محمد بن إسحاق، حدثني عمي عبد الرحمن بن سيار قال: شهدت موت عمر بن الخطاب ﷺ وانكسفت الشمس يومئذ.

– حدثنا الحسن بن البزار، نا شبابة بن سوار عن مبارك بن فضالة، عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر قال: لما طعن عمر ﷺ وكانتا طعنتين فخشي أن يكون له ذنب إلى الناس ولا يعلمه فدعا ابن عباس وكان يحبه ويثمنه فقال: أحب

ترجمہ: حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن موسیٰ نے (انہوں نے کہا) حدیث بیان کی ہم سے سلمہ بن فضل نے (انہوں نے کہا) حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحاق نے (انہوں نے کہا) حدیث بیان کی مجھ سے میرے چچا عبدالرحمن بن یسار نے، انہوں نے کہا کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت موجود تھا، اُس دن سورج گرہن تھا۔

(۴) المعجم الكبير

المعجم الكبير

للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني

٢٦٠هـ — ٣٦٠هـ

حققه وخرج أحاديثه

حمدي عبد المجيد السلفي

الجزء الأول

الناشر

مكتبة ابن تيمية

القاهرة ت : ٨٦٤٢٤٠

عن ابن عباس رضي الله عنهما أن عمر رضي الله عنه طعن في السحر، طعنه أبو لؤلؤة غلام المغيرة بن شعبة وكان مجوسياً.

٧٨- حدثنا عبدالرحمن بن جابر بن البحتري الحمصي حدثنا بشر ابن شعيب بن أبي حمزة عن أبيه عن الزهري عن سالم عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: لما طعن عمر أرسلوا إلى طبيب، فجاء رجل من الأنصار، فسقاه لبناً فخرج اللبن أبيض من الطعنة التي تحت السرة، فقال له الطبيب: [illegible]

٧٩- حدثنا القاسم بن زكريا المطرز ثنا يوسف بن موسى القطان ثنا سلمة بن الفضل عن محمد بن إسحاق حدثني عمي عبدالرحمن بن يسار قال: شهدت موت عمر بن الخطاب رضي الله عنه فانكسفت الشمس يومئذ.

وما أسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

٨٠- حدثنا علي بن عبدالعزيز ثنا معلى بن أسد العمي ثنا وهيب عن أيوب عن نافع عن ابن عمر عن عمر رضي الله عنهما أنه سأل رسول الله ﷺ أينام أحدنا وهو جنب؟ قال: «نَعَمْ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلاةِ».

٨١- حدثنا معاذ بن المثنى ثنا عبدالرحمن بن المبارك العيشي ثنا وهيب عن أيوب عن نافع عن ابن عمر عن عمر رضي الله عنهما قال سمعني النبي ﷺ وأنا أقول وأبي فقال: «إنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبائِكُمْ».

٧٨- قال في مجمع الزوائد (٨/٧٨) ورجاله رجال الصحيح.
٧٩- قال في مجمع الزوائد (٩/٧٨) ورجاله ثقات.
٨٠- ورواه احمد (رقم ٤٦٦٢، ٤٩٢٩) ومسلم (٣٠٦) والنسائي (١/١٣٩).
٨١- ورواه مالك (٣/٣١٨) واحمد (١/١٨ و١٩ و٣٢ و٣٦ و٤٢) والبخاري (٦٦٤٧) ومسلم (١٦٤٦) وابو داود (٣٢٣٣) والترمذي (١٥٧٣) والنسائي (٧/٥).

-٧١-

ترجمہ: حدیث بیان کی ہم سے قاسم بن زکریا مطرز نے (انہوں نے کہا) حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن موسیٰ قطان نے (انہوں نے کہا) حدیث بیان کی ہم سے سلمہ بن فضل نے محمد بن اسحاق سے (انہوں نے کہا) حدیث بیان کی مجھ سے میرے چچا عبدالرحمن بن یسار نے، انہوں نے کہا کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت موجود تھا، اُس دن سورج گرہن تھا۔ **حاشیہ:** [مجمع الزوائد (۹/۷۸) میں کہا: اس کے رجال ثقہ ہیں]

(٥) المصنف ابن ابي شيبة

المصنف

لابن أبي شيبة

الإمام أبي بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي

المولود سنة ١٥٩هـ - والمتوفى سنة ٢٣٥هـ

رضي الله عنه

حققه وقوم نصوصه وخرج أحاديثه

محمد عوامة

المجلد الثامن عشر

تتمة السير - البعوث والسرايا - التاريخ

صفة الجنة والنار - ذكر رحمة الله تعالى

٣٣٨٤١ - ٣٥٣٦٦

شركة دار القبلة

مؤسسة علوم القرآن

أن جده سنان بن سلمة ولد يوم حنين قال: فدعا به رسول الله صلى الله
١٣: ٤٦ عليه وسلم، فتفل في فِيه، ومسح على وجهه، ودعا له بالبركة.

٣٣٨٦٠ **٣٤٥٦١** ـ حدثنا يزيد بن هارون، عن هشيم، عن عليّ بن زيد، عن سالم: أن عمر: توفي وهو ابن خمس وخمسين.

٣٤٥٦٢ ـ حدثنا ابن علية، عن سعيد، عن قتادة، عن سالم بن أبي الجعد، عن معدان بن أبي طلحة اليعمُري قال: أُصيب عمر رحمه الله يوم الأربعاء، لأربع بقين من ذي الحجة.

(٢٣٣٧)، و«الصغير» ١: ٢١٨، و«الاستيعاب» ٢: ٦٥٧: «وكيع، عن ابن سنان بن سلمة، عن أبيه سنان بن سلمة قال: ولدت يوم حربٍ..»، أي: في يوم وقعة وقتال، وكان ذلك يوم حنين، كما سيأتي.

وجاء في ترجمة سنان بن سلمة من «تهذيب الكمال»: «قال وكيع بن الجراح، عن أبيه، عن سنان بن سلمة قال: ولدت يوم حربٍ..»، وتبعه ابن حجر في «التهذيب»، و«الإصابة» ـ القسم الثاني ـ وهو وهم، تصويبه في كلام البخاري وابن عبد البر المتقدم. وينظر في صحة الإسناد الذي أثبتُّه من النسخ كلها!.

وفي «مسند» أحمد ٥: ٧ قال سنان: وُلِدْتُ يوم حنين فبُشِّر بي أبي فقالوا: وُلِد لك غلام، فقال: سهم أرمي به عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أحبّ إليَّ مما بَشَّرتموني به.

٣٤٥٦١ ـ «عن سالم: أن عمر»: هو الصواب، كما جاء في رواية ابن عساكر للخبر في «تاريخه» ٤٤: ٤٧١، وتحرف في النسخ إلى: سالم بن عمر.

٣٤٥٦٢ ـ «عن سعيد»: من ش، وهو ابن أبي عروبة، وتحرف في غيرها إلى: سعد.

ترجمہ: حدیث بیان کی ہم سے ابن علیہ نے سعید سے، انہوں نے قتادہ سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد، انہوں نے معدان بن ابی طلحہ یعمری سے انہوں نے کہا: ذوالحجہ کی ابھی چار راتیں باقی تھیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بدھ کے دن زخمی کیا گیا۔

(٦) المستدرک

المستدرك على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري
المتوفى ٤٠٥ هـ

مع تضمينات الإمام الذهبي في التلخيص والميزان والعراقي في أماليه والمناوي في فيض القدير وغيرهم من العلماء الأجلاء

أول طبعة مرقمة الأحاديث ومقابلة على عدة مخطوطات

دراسة وتحقيق
مصطفى عبد القادر عطا

الجزء الثالث

كتاب الهجرة، كتاب المغازي والسرايا، كتاب معرفة الصحابة

مقتل عمر رضي الله تعالى عنه على الاختصار

١٠٨/٤٥١٠ - حدثنا الأستاذ أبو الوليد، ثنا الحسن بن سفيان، ثنا عبد الأعلى بن حماد النرسي، ثنا يزيد بن زريع، عن سعيد، عن قتاده، عن سالم بن أبي الجعد، عن معدان بن أبي طلحة اليعمري قال: أصيب عمر رضي الله عنه يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذي الحجة.

١٠٩/٤٥١١ - حدثنا أبو بكر بن إسحاق وعلي بن حمشاد العدل قالا: ثنا بشر بن موسى، ثنا الحميدي، ثنا سفيان، ثنا يحيى بن صبيح الخراساني، عن قتادة، عن سالم بن أبي الجعد، عن معدان بن أبي طلحة اليعمري، عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه قال على المنبر: إني رأيت في المنام كأن ديكاً نقرني ثلاث نقرات فقلت: أعجمي[1] وأني قد جعلت أمري إلى هؤلاء الستة/ الذين قبض رسول الله ﷺ وهو عنهم راض: عثمان وعلي وطلحة ٣/٩١ والزبير وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن أبي وقاص فمن استخلف فهو الخليفة.

١١٠/٤٥١٢ - حدثنا أبو سعيد أحمد بن يعقوب الثقفي، وأبو بكر محمد بن أحمد بن بالويه قالا: ثنا الحسن بن علي بن شبيب المعمري، ثنا محمد بن عبيد بن حساب، ثنا جعفر بن سليمان، عن ثابت، عن أبي رافع قال: كان أبو لؤلؤة للمغيرة بن شعبة وكان يصنع الرحاء وكان المغيرة يستعمله كل يوم بأربعة دراهم فلقي أبو لؤلؤة عمر فقال: يا أمير المؤمنين إن المغيرة قد أكثر علي فكلمه أن يخفف عني فقال له عمر إتق الله واحسن إلى مولاك قال: ومن نية عمر أن يلقي المغيرة فيكلمه في التخفيف عنه قال فغضب أبو لؤلؤة وكان اسمه فيروز وكان نصرانياً فقال: يسع الناس كلهم عدله غيري قال: فغضب وعزم على أن يقتله فصنع خنجراً له رأسان قال: فشحذه وسمه قال: وكبر عمر وكان عمر لا يكبر إذا أقيمت الصلاة حتى يتكلم ويقول: أقيموا صفوفكم فجاء فقام في الصف بحذاه مما يلي عمر في صلاة الغداة فلما أقيمت الصلاة تكلم عمر وقال: أقيموا صفوفكم ثم كبّر فلما كبّر وجأه على كتفه ووجأه على مكان آخر ووجأه في خاصرته فسقط عمر قال: ووجأ ثلاثة عشر رجلاً

٤٥١٠ ـ سكت عنه الذهبي في التلخيص.
٤٥١١ ـ سكت عنه الذهبي في التلخيص، وكذا الحاكم في المستدرك.
(١) في كتب السير: «فقلت: ولا أرى ذلك إلا حضور أجلي».
٤٥١٢ ـ سكت عنه الذهبي في التلخيص، وكذا الحاكم في المستدرك.
والأخبار من رقم ٤٥١١ حتى رقم ٤٥٢٦ لم يتكلم عنهم الذهبي ولا الحاكم.

ترجمہ: حدیث بیان کی ہم سے استاد ابوالولید نے (انہوں نے کہا) حدیث بیان کی ہم سے حسن بن سفیان نے (انہوں نے کہا) حدیث بیان کی ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی نے (انہوں نے کہا) حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے سعید سے، انہوں نے حضرت قتادہ سے انہوں نے حضرت سالم بن ابی الجعد سے، انہوں نے معدان بن ابی طلحہ یعمری سے انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بدھ کے دن زخمی کیے گئے جبکہ ذوالحجہ کی چار راتیں باقی تھیں۔

(٧) معرفة الصحابة

١٦٠ - حدثنا أبي، وأبو محمد بن حيان، قالا: ثنا أحمد بن الحسن بن عبد الملك، ثنا سلم بن جنادة، ثنا سليمان بن عبد العزيز بن أبي ثابت بن عبد العزيز بن عمر بن عبد الرحمن بن عوف، حدثني أبي، عن عبد الله بن جعفر، عن أبيه، عن المسور بن مخرمة قال: طعن عمر فتُوفي ليلة الأربعاء لثلاث ليال بقين من ذي الحجة من سنة ثلاث وعشرين.

١٦١ - حدثنا سليمان بن أحمد، ثنا أبو الزنباع: روح بن الفرج، ثنا يحيى بن بكير قال: ولي غسله - يعني عمر - ابنه عبد الله بن عمر، وكفنه في خمسة أثواب، وصلى عليه صُهيب، ودفن مع رسول الله ﷺ.

١٦٢ - حدثنا عبد الله بن محمد بن جعفر، ثنا محمد بن عبد الله بن رسته، ثنا أبو أيوب المدني، ثنا الواقدي، ثنا موسى بن يعقوب، عن أبي الحويرث؛ أن عمر طُعن فمكث ثلاثًا في طعنته، ثم توفي، فصلى عليه صُهيب.

١٦٣ - حدثنا أبو حامد: أحمد بن محمد النيسابوريّ، ثنا محمد بن إسحاق، ثنا محمد بن الصباح، ثنا سفيان، عن مَعْمَر، عن الزُّهريِّ قال: صلى على أبي بكر عُمر، وصلى على عمر صهيب - رضي الله عنهم -.

* * *

«معرفة صفة عمر - رضي الله عنه - وخَلْقه»

١٦٤ - حدثنا أبو علي: محمد بن أحمد بن الحسن، ثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل، حدثني أبي، ثنا محمد بن جعفر، ثنا شعبة، عن عاصم بن بَهْدَلَة، يحدِّث عن زر بن حُبيش قال: كنت بالمدينة يوم عيد فإذا أنا برجل آدمَ أعسرَ يَسَرٍ ضخمٍ أجلحَ مشرف على الناس، كأنه على دابّة إذا[1] وهو يقول: هاجرُوا ولا تَهْجُروا. فإذا هو عمر - رضي الله عنه -.

* رواه الثوريّ، ومعمر، وحمّاد بن زيد، وشيبان، عن عاصم، نحوه.

١٦٥ - حدثنا عبد الله بن محمد بن جعفر، ثنا محمد بن عبد الله بن رسته، ثنا أبو أيوب

(١) هكذا بالأصل، ولعل في الكلام تقديم وتأخير صوابه: «وإذا هو يقول».

ترجمہ: حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد بن جعفر نے (انہوں نے کہا) حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ بن رستہ نے (انہوں نے کہا) حدیث بیان کی ہم سے ابو ایوب مدنی نے (انہوں نے کہا) حدیث بیان کی ہم سے واقدی نے (انہوں نے کہا) حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن یعقوب نے ابوحویرث سے کہ حضرت عمرؓ کو زخمی کیا گیا پس آپ اُس زخم میں تین دن زندہ رہے۔ پھر آپ نے وفات پائی، پس آپ کی نمازِ جنازہ حضرت صہیب نے پڑھائی۔